اچھے مسلمان کی پہچان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اچھے مسلمان کی پہچان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

اچھے مسلمان کی پہچان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اچھا مسلمان

برادرانِ اسلام! جو شخص ایمان کی دَولت سے مالا مال ہو، اُسے چاہیے کہ اپنی زندگی اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گزارے، اَحکامِ شریعت کی پابندی کو اپنے اوپر لازم کرلے، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرے، اُن کے ساتھ خوش اَخلاقی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آئے، اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال سے اُس کی راہ میں خرچ کرے، روزِ آخرت پر کامل یقین رکھے، خوفِ الٰہی سے ڈرتا رہے، اُس کی یاد سے اپنے دل کو معمور رکھے، اپنے اَقوال واَفعال میں خشوع وخضوع جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرے، ظاہری وباطنی

طہارت کے لیے علمائے دین اور دیگر اللہ والوں کی صحبت اختیار کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے، فحش اور لایعنی (فضول) باتوں سے خود کو دُور رکھے، اور جس کام سے کوئی تعلق نہ ہو، خوامخواہ اُس کی ٹوہ یا کھوج میں نہ پڑے؛ کہ ایک اچھے مسلمان کی یہی شان اور پہچان ہے!!۔

حُسنِ اَخلاق

عزیزانِ محترم! قرآن وحدیث میں ایک اچھے مسلمان کی جو پہچان بتائی گئی ہے، اُس میں سب سے زیادہ اَہمیت حُسنِ اَخلاق کو حاصل ہے۔ ہر آدمی دوسروں کی شخصیت میں عیب تلاش کرنے کے بجائے، اپنی ذات کا مُحاسبہ اور اصلاح کی کوشش کرے، دوسروں کے متعلق رائے قائم کرتے ہوئے اپنے دل ودماغ کو وسیع رکھے، بدگمانی سے بچے، حتّی الاِمکان حُسنِ ظن سے کام لے، اور اُن کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنے کی کوشش کرے۔

حضرت سیّدُنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَاماً، أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقاً»[1] "لوگوں میں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے، جس کے اَخلاق سب سے اچھے ہیں!"۔

---

(١) "الصمت" لابن أبي الدنيا، باب ذمّ الفحش والبذاء، ر: ٣٣٩، صـ١٩٠.

اسی طرح حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، أَحْسَنكُمْ أَخْلاَقاً»[1] "یقیناً تم میں سے میرا زیادہ پسندیدہ وہ ہے، جو اَخلاق میں سب سے اچھا ہے"۔

حضرت سیّدنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ الله لَيُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ»[2] "بروزِ قیامت مؤمن کے میزان میں سب سے زیادہ بھاری اور وزنی چیز، اس کے حُسنِ اَخلاق ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے کو دشمن رکھتا ہے!"۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر فحش گو، بد اَخلاق، بدکردار، بدکلام اور بے حیا شخص سے نفرت فرماتا ہے۔

حضراتِ گرامی قدر! تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مذکورہ فرامین، ہمیں دعوتِ فکر دے رہے رہیں، کہ ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے حُسنِ اَخلاق کی کس قدر اَہمیت ہے، لہٰذا اگر ہم واقعی ایک اچھا اور باعمل مسلمان بننا چاہتے ہیں، تو ہمیں بداَخلاقی سمیت تمام بری عادات کو ترک کرنا ہوگا، مخلوقِ خدا کے ساتھ نرمی، شفقت، لُطف، مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا ہوگا؛ کہ ہمارے دین کی یہی تعلیمات ہیں!۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب أصحاب النبي، ر: ٣٧٥٩، صـ٦٣٢.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ٢٠٠٢، صـ٤٦٢.

رضائے الٰہی کی طلب

حضراتِ ذی وقار! ایک اچھے مسلمان کی بنیادی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اُس کا ہر کام اللہ ورسول کی رضا کی خاطر ہوگا، اُن کی دوستی دشمنی سب اللہ ورسول کی رضا کے پیشِ نظر ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ کے اس قدر صادق بندے ہوں گے، کہ اگر رضائے الٰہی کی خاطر انہیں ماں باپ، بھائی بہن حتی کہ اولاد بھی چھوڑنی پڑے، تو وہ اس سے گریز نہیں کریں گے۔ اللہ رب العالمین اپنے انہی بندوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ لَوۡ کَانُوۡۤا اٰبَآءَہُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَہُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَہُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَہُمۡ﴾[1] "تم ان لوگوں کو نہ پاؤ گے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں، کہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالَفت کی، اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ آیتِ کریمہ مسلمانوں کی پہچان ہے، اس میں مسلمانوں کی نشانی یہ بتائی گئی ہے، کہ مؤمن ہرگز ایسا نہیں کر سکتا کہ اللہ ورسول علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں سے محبت رکھے، اگرچہ وہ اس کے خاص اہلِ قَرابت ہی (کیوں نہ) ہوں!"[2]۔

(۱) پ ۲۸، المجادلة: ۲۲.

(۲) "شانِ حبیب الرحمن مَن آیات القرآن" آیت: ۸۱، ص۲۳۵ ملتقطاً۔

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! یہود ونصاریٰ کی طرف سے نبیٔ کریم ﷺ کی عزّت وناموس پر، آئے روز ہونے والے حملوں اور دینی مُقدّسات کی توہین پر، مجرمانہ خاموشی اختیار کرنے والے ہمارے حکمرانوں، اور لبرل (Liberal) کہلانے والی سول سوسائٹی (Civil Society) کو اپنے اپنے طرزِ عمل پر غور وفکر کرنا چاہیے، کہ ہم کس قسم کے مسلمان ہیں! ہماری غیرتِ ایمانی جوش کیوں نہیں مارتی! ہم اپنے معمولی سے مُعاشی فوائد اور کاروباری مُعاہدوں (Business Agreements) کو اللہ ورسول علیہ الصلوۃ والسلام پر کس طرح ترجیح دے سکتے ہیں! اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور اچھے مسلمان ہوتے، تو ہم ہرگز اپنے مال ودَولت کی پرواہ نہ کرتے! ہر صورت میں اللہ ورسول کی ذات کو ترجیح دیتے! اور گستاخانِ رسول کو ایسا جواب دیتے کہ دوبارہ ایسی ناپاک جسارت کرنے سے قبل ہزار بار سوچنے پر مجبور ہوتے!۔

شرانگیزی سے اِعراض

عزیزانِ مَن! ایک اچھے مسلمان کی یہ بھی پہچان ہے، کہ وہ شَرانگیزی نہیں کرتا، اپنی زبان یا ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا، وہ محبت ورَواداری اور تحمل وبرداشت کا آئینہ دار ہوتا ہے، وہ ظلم وستم، نفرت وتعصّب، جبر وتشدُّد اور افتراق وانتشار کی راہ سے اِعراض کرتا ہے۔ جس صاحبِ ایمان میں یہ صفات ہوں وہ یقیناً ایک اچھا مسلمان ہے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین

ﷺ نے فرمایا: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[1] "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے، دوسرے مسلمان سلامت رہیں!"۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ صحابۂ کرام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ (یعنی کون اچھا مسلمان ہے؟) رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[2] "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں!"۔

میرے محترم بھائیو! ایک اچھے اور حقیقی مسلمان کی یہی پہچان ہے، کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں پر ظلم وستم یا زیادتی نہیں کرتا، نہ انہیں حقیر جانتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ»[3] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے!"۔

اس کے برعکس جو شخص ایسا کرتا ہے، وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں اس بات کی سخت مُمانعت ہے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ١٠، صـ٥.

(٢) المرجع نفسه، باب: أيّ الإسلام أفضل؟ ر: ١١.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والآداب، ر: ٦٥٤١، صـ١١٢٤.

«كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ»[1] "ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزّت (وآبرو پامال کرنا) حرام ہے!"۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت وحرمت کا خیال رکھے، بلا وجہِ شرعی اُسے اَذیّت نہ پہنچائے، اگر کوئی زیادتی کرے تو عفو ودرگزر سے کام لے؛ کہ ایک اچھے مسلمان کو یہی زیب دیتا ہے!۔

مسلمان بھائی کی پردہ پوشی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اپنے مسلمان بھائی بہن کی پردہ پوشی کرنا بھی ایک اچھا مسلمان ہونے کی علامت ہے، بتقاضائے بشریت اگر کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، تو اُسے چھپانے کی کوشش کریں، لوگوں میں اس کا چرچا کر کے اُس کی ذِلّت ورُسوائی اور اَذیت کا سبب نہ بنیں! اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے، اور اُس کا عیب چھپانے کی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»[2] "جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا!"۔

---

(۱) المرجع نفسه.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة، ر: ٦٨٥٣، صـ١١٧٣.

لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے عُیوب پر بھی پردہ پڑا رہے، اور ہمارے وہ گناہ جو ہم نے لوگوں سے چھپ کر کیے، کسی کے علم میں نہ آئیں، تو ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کرنی ہوگی، انہیں ذِلّت ورُسوائی سے بچانا ہوگا، اگر کسی وجہ سے اُن کی عزّت وآبرو میں کمی واقع ہو رہی ہو، تو اُن کی مدد کرنی ہوگی۔ یقین جانیے کہ اگر ہم ایسا کریں گے، تو الله تعالیٰ مشکل وقت میں ہماری بھی مدد فرمائے گا۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد الله اور حضرت سیّدنا ابو طلحہ بن سَہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ الله فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ»[1] "جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے، جہاں اس کی عزّت میں کمی آرہی ہو، اور اس کی آبرو ریزی کی جارہی ہو، تو الله تعالیٰ اس کی ایسی جگہ پر مدد فرمائے گا، جہاں اُسے الله کی مدد کی ضرورت ہوگی!"۔ یعنی مددِ الٰہی کی اشدّ ضرورت ہوگی۔

فضول اور لایعنی باتوں سے اِعراض

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! جس بات سے انسان کا کوئی تعلق نہ ہو، اُس میں خوامخواہ دخل اندازی کرنے سے بچنا بھی سچے، اچھے اور کامیاب مسلمان کی علامت ہے،

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٨٨٤، صـ٦٨٩.

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾[1] "یقیناً ایمان والے مُراد کو پہنچے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، اور وہ جو کسی لَغو (فضول) بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے!"۔

فُضول اور غیر متعلقہ باتوں سے بچنا، انسان کو درجۂ کمال تک پہنچا دیتا ہے، حضرت سیّدنا علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ المَرْءِ، تَرْكُه مَا لَا يَعْنِيهِ»[2] "اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنے کام سے کام رکھے!"۔ یعنی ایک اچھا مسلمان بننے کے لیے ضروری ہے، کہ انسان حرام وناجائز اور بے ہودہ اور لایعنی (فُضول) کاموں سے بچے، اور اپنے کردار کو صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھے۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اگر ہم ایک اچھا مسلمان بننا چاہتے ہیں، تو ہمیں چاہیے کہ سب کے ساتھ خوش اَخلاقی اور حُسنِ سلوک سے پیش آئیں، ہر کام میں رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں، اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کریں، فتنہ وفساد، اور بے ہودہ وفضول باتوں سے بچ کر رہیں، اور اپنی عزت کی حفاظت کریں، کہ جو شخص اپنے نفس پر قابو رکھتے ہوئے ایسا کرنے میں کامیاب ہوگیا، اس کے لیے

---

(۱) پ۱۸، المؤمنون: ۱-۳.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ۲۳۱۸، صـ۵۳۱.

جنّت میں عالی شان محل کی خوشخبری ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اُولٰٓىٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًاۙ(۷۵) خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴾[1] "اُن کو جنّت کا سب سے اُونچا بالاخانہ انعام ملے گا، اُن کے صبر کا بدلہ، اور وہاں دعا وآداب اور سلام کے ساتھ پیشی ہوگی، ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ ہے!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اچھا اور سچا مسلمان بنا، اَحکامِ شریعت کا پابند فرما، حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا، رضائے الٰہی کو ہمارا مقصود و مطلوب بنا، اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگ کرنے اور ان میں شر انگیزی سے بچا، فضول اور لایعنی کاموں سے محفوظ فرما، ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ عنایت فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

---

(۱) پ۱۹، الفرقان: ۷۵، ۷٦.

کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم و بربریت کے شکار ہمارے فلسطینی و کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان و مال اور عزّت و آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر و برکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.